دنیا کی محبت کی
مذمت

28-March-2019

ہفتہ وار سنتوں بھرے اجتماع میں ہونے والا

سنتوں بھرا بیان

(For Islamic Sisters)

ہر مبلغہ بیان کرنے سے پہلے کم از کم تین بار پڑھ لے

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ وَالصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی سَیِّدِ الْمُرْسَلِیْنَ ط

اَمَّا بَعْدُ! فَاَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْم ط بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْم ط

اَلصَّلٰوۃُ وَ السَّلَامُ عَلَیْکَ یَا رَسُوْلَ اللّٰہ وَعَلٰی اٰلِکَ وَ اَصْحٰبِکَ یَا حَبِیْبَ اللّٰہ

اَلصَّلٰوۃُ وَ السَّلَامُ عَلَیْکَ یَا نَبِیَّ اللّٰہ وَعَلٰی اٰلِکَ وَ اَصْحٰبِکَ یَا نُوْرَ اللّٰہ

درود پاک کی فضیلت

پیارے آقا صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا فرمانِ رَحمت نشان ہے:

مَنْ صَلّٰی عَلَیَّ مِاءَۃً کَتَبَ اللّٰہُ بَیْنَ عَیْنَیْہِ بَرَاءَۃً مِّنَ النِّفَاقِ وَبَرَاءَۃً مِّنَ النَّارِ وَاَسْکَنَہُ اللّٰہُ یَوْمَ الْقِیَامَۃِ مَعَ الشُّھَدَاءِ

یعنی جو شخص مجھ پر سو(100) مرتبہ دُرُودِ پاک پڑھے گا اللہ پاک اُس کی دونوں آنکھوں کے درمیان لکھ دے گا کہ یہ شخص نِفاق اور جہنَّم کی آگ سے آزاد ہے اور اُسے بروزِ قیامت شہیدوں کے ساتھ رکھے گا۔ (معجم اوسط، من اسمہ محمد، ۵/۲۵۲، حدیث: ۷۲۳۵)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

پیاری پیاری اسلامی بہنو! اللہ پاک کی رضا پانے اور ثواب کمانے کے لئے پہلے اَچّھی اَچّھی نیّتیں کر لیتی ہیں۔ فرمانِ مُصطَفٰے صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم "**نِیَّۃُ الْمُؤْمِنِ خَیْرٌ مِّنْ عَمَلِہٖ**" مُسلمان کی نِیَّت اُس کے عمل سے بہتر ہے۔ (مُعجم کبیر، ۶/۱۸۵، حدیث: ۵۹۴۲)

مَدَنی پھول: نیک اور جائز کام میں جِتنی اَچّھی نیّتیں زِیادہ، اُتنا ثواب بھی زِیادہ۔

بَیان سُننے کی نیّتیں

موقع کی مناسبت اور نوعیت کے اعتبار سے نیتوں میں کمی وبیشی و تبدیلی کی جاسکتی ہے۔

نگاہیں نیچی کئے خُوب کان لگا کربَیان سُنُوں گی۔ ٹیک لگا کر بیٹھنے کے بجائے عِلْمِ دِیْن کی تعظیم کی خاطر جہاں تک ہوسکا دوزانو بیٹھوں گی۔ ضَرورَ تاً سِمَٹ سَرَک کر دوسری اسلامی بہنوں کے لئے جگہ کُشادہ کروں گی۔ دھکّا وغیرہ لگا تو صبر کروں گی، گُھورنے، جِھڑکنے اوراُلجھنے سے بچوں گی۔ صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب، اُذْکُرُوااللّٰہَ، تُوْبُوْا اِلَی اللّٰہِ وغیرہ سُن کر ثواب کمانے اور صدا لگانے والی کی دل جُوئی کے لئے پست آواز سے جواب دوں گی۔ اجتماع کے بعد خُود آگے بڑھ کر سَلام و مُصَافَحَہ اور اِنْفرادی کوشش کروں گی۔ دورانِ بیان موبائل کے غیر ضروری استعمال سے بچوں گی، نہ بیان ریکارڈ کروں گی نہ ہی اور کسی قسم کی آواز کہ اِس کی اجازت نہیں، جو کچھ سنوں گی، اسے سن اور سمجھ کر اس پہ عمل کرنے اور اسے بعد میں دوسروں تک پہنچا کر نیکی کی دعوت عام کرنے کی سعادت حاصل کروں گی۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

دنیا کو دنیا کیوں کہتے ہیں؟

شیخِ طریقت، امیرِ اہلسُنَّت، بانیِ دعوتِ اسلامی حضرت علامہ مولانا ابو بلال محمد الیاس عطار قادِری رَضَوی ضِیائی دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ اپنی کتاب **"نیکی کی دعوت"** کے صفحہ نمبر260 پر نقل فرماتے ہیں: دُنیا کالُغَوی معنٰی (Meaning) ہے: **"قریب"** اور دُنیا کو دُنیا اِس لئے کہتے ہیں کہ یہ آخرت کے مقابلے میں انسان کے زیادہ قریب ہے یا اس وجہ سے کہ یہ اپنی خواہشات ولذّات کے سبب دل کے زیادہ قریب ہے۔ (حدیقہ ندیۃ، ۱/۱۷)

دُنیا کیا ہے؟

حضرت سیِّدُنا علّامہ بدرُ الدّین عَینی رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ فرماتے ہیں: آخرت کے گھر سے پہلے تمام مخلوق

دُنیا ہے۔(عُمدۃُ القاری، ۵۲/۱) لہٰذا اس اعتبار سے سونا، چاندی اور ان سے خریدی جانے والی تمام ضَروری وغیر ضَروری چیزیں دنیا میں داخِل ہیں۔(حَدِیْقَۂ نَدِیَّۃ، ۱۷/۱)

کون سی دُنیا اچھی، کون سی قابلِ مَذَمَّت؟

پیاری پیاری اسلامی بہنو! یاد رہے! دنیاوی چیزوں کی تین قسمیں ہیں:(1)وہ دُنیاوی چیزیں جو آخِرت میں ساتھ دیتی ہیں اور ان کا فائدہ موت کے بعد بھی ملتا ہے، ایسی چیزیں صِرف دو ہیں:(1)عِلم اور(2)عمل۔ عمل سے مُراد ہے: اخلاص کے ساتھ اللہ کریم کی عبادت کرنا۔(2)وہ چیزیں جن کا فائدہ صِرف دنیا تک ہی مَحدود رہتا ہے آخِرت میں ان کا کوئی پھل نہیں ملتا جیسے گناہوں سے لذّت حاصل کرنا، جائز چیزوں سے ضَرورت سے زیادہ فائدہ اُٹھانا مَثَلاً زمین، جائیداد، سونا چاندی، عمدہ کپڑے اور اچھے کھانے کھانا اور یہ دنیا کی قابلِ مذمّت قسم میں شامل ہیں۔(3)وہ چیزیں جو نیکیوں پر مدد دینے والی ہوں جیسے ضَروری غذا، کپڑے وغیرہ۔ یہ قسم بھی اچھی ہے لیکن اگر صرف دنیا کا فوری فائدہ اور لذّت مقصود ہو تو اب یہ دنیا مذمّت کے قابِل کہلائے گی۔(اِحیاءُ العُلوم، کتاب ذم الدنیا، ۲۷۰/۳، ۲۷۱ ملخصاً)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

پیاری پیاری اسلامی بہنو! آیئے! شَیخِ طریقت، امیرِ اَہلسنّت، بانیِ دعوتِ اسلامی حضرت علامہ مولانا ابوبلال محمد الیاس عطار قادری رضوی ضیائی کے رسالے **"جنّتی محل کا سودا"** صفحہ نمبر 11 سے دُنیا کی حقیقت اور اس کی مَذَمَّت کے بارے میں 17 احادیثِ مبارکہ سنئے، چنانچہ

(1)پرندوں کی روزی

امیرُ الْمُؤمِنین حضرتِ سیّدُنا عُمر فاروقِ اعظم رَضِیَ اللہُ عَنْہُ فرماتے ہیں: میں نے حُضُورِ نبیِّ کریم صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کو فرماتے سنا! اگر تم اللہ پاک پر ایسا توکُّل (بھروسا) کرو جیسا کہ اُس پر توکُّل (بھروسا) کرنے کا حق ہے تو تم کو ایسے رِزق دے جیسے پرندوں کو دیتا ہے کہ وہ (پرندے) صبح کو بھوکے جاتے ہیں اور شام کو شکم سیر (پیٹ بھر کر) لوٹتے ہیں۔ (تِرمِذِی، ۴/۱۵۴، حدیث: ۲۳۵۱)

حکیمُ الاُمَّت حضرت مفتی احمد یار خان رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ فرماتے ہیں: حقِّ توکُّل یہ ہے کہ فاعِلِ حقیقی اللہ پاک کو ہی جانے۔ بعض نے فرمایا: کسب کرنا (رزقِ حلال کمانا اور) نتیجہ اللہ (کریم) پر چھوڑ نا، حقِّ توکُّل ہے۔ جسم کو کام میں لگائے، دل کو اللہ (کریم) سے وابستہ رکھے۔ تجربہ بھی ہے کہ اللہ پاک پر توکُّل (بھروسا) کرنے والے بھوکے نہیں مرتے۔ خیال رہے! پرندے تلاش رزق کے لیے آشیانے (گھونسلے) سے باہَر ضرور جاتے ہیں۔ ہاں! درختوں میں چلنے کی طاقت نہیں تو انہیں وہاں ہی کھڑے کھڑے کھاد، پانی پہنچتا ہے۔ کوّے کا بچّہ انڈے سے نکلتا ہے تو سفید ہوتا ہے، اس کے ماں باپ اس سے ڈر کر بھاگ جاتے ہیں اللہ پاک اُس بچّے کے منہ پر بھنگے (ایک قسم کے چھوٹے سے کیڑے) جمع کر دیتا ہے، یہ بچّہ انہیں کھا کر بڑا ہوتا ہے، جب کالا پڑ جاتا ہے، تب ماں باپ آتے ہیں۔ (مرآۃ المناجیح، ۷/۱۱۳-۱۱۴، مرقات، ۹/۱۵۶، تحت الحدیث: ۵۲۹۹)

توکُّل کسے کہتے ہیں؟

اعلیٰ حضرت، اِمامِ اَہلسنّت، مولانا شاہ امام اَحمد رضا خان رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ فرماتے ہیں: توکُّل ترکِ اسباب (اسباب چھوڑنے) کا نام نہیں بلکہ اِعْتِمَاد عَلَی الْاَسْبَاب (اسباب پر اعتماد کرنے) کا تَرک (یعنی چھوڑ

دینا) ہے۔ (فتاویٰ رضویہ، ۲۴/ ۳۷۹) یعنی اسباب ہی کی چھوڑ کر دنیا توکُّل نہیں ہے، توکُّل تو یہ ہے کہ اسباب پر بھروسا نہ کرے۔

(2) دنیا اور اس کی سب چیزوں سے بہتر

رَحمتِ عالَم صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم کا فرمان عالیشان ہے: جنّت میں ایک کوڑے (یعنی چابک) جتنی جگہ دُنیا اور اس کی چیزوں سے بہتر ہے۔ (بُخارِی، ۲/ ۳۹۲، حدیث: ۳۲۵۰)

مشہور مُحَدِّث حضرت علامہ شیخ عبدُ الحق مُحَدِّث دِہلَوی رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ اِس حدیثِ پاک کے تحت ارشاد فرماتے ہیں: جنّت کی تھوڑی سی جگہ دنیا اور اس کی چیزوں سے بہتر ہے۔ کوڑے یعنی چابک کا ذکر اس عادت کے مطابِق ہے کہ سُوار جب کسی جگہ اُترنا چاہتا ہے تو اپنا چابک پھینک دیتا ہے تاکہ اس کی نشانی رہے اور دوسرا کوئی شخص وہاں نہ اُترے۔ (اشعہ اللمعات، ۴/ ۴۳۳)

حکیمُ الاُمَّت حضرت مفتی احمد یار خان رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ فرماتے ہیں: کوڑے (یعنی چابک) سے مراد ہے وہاں کی تھوڑی سی جگہ۔ واقعی جنّت کی نعمتیں دائمی ہیں۔ دنیا کی فانی، پھر دنیا کی نعمتیں تکالیف سے مخلوط (یعنی ملی ہوئیں) (اور) وہاں کی نعمتیں خالِص، پھر دنیا کی نعمتیں (جبکہ) ادنیٰ وہ اعلیٰ، اس لیے دنیا کو وہاں کی ادنیٰ جگہ سے کوئی نسبت ہی نہیں۔ (مرآۃ المناجیح، ۷/ ۴۴۷)

(3) دنیا کے لئے مال جمع کرنے والے بے عقل ہیں

اُمُّ الْمُؤمِنین حضرت سَیِّدَتُنا عائشہ صدیقہ، طیِّبہ، طاہِرہ، عابِدہ، زاہدہ، عفیفہ رَضِیَ اللہُ عَنْھا سے روایت ہے! نبیِّ اکرم صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم کا فرمانِ عبرت نشان ہے: دُنیا اُس کا گھر ہے جس کا کوئی گھر نہ ہو اور اُس کا

مال ہے جس کا کوئی مال نہ ہو اور اِس کے لئے وہ جمع کرتا ہے جس میں عقل نہ ہو۔(مِشْکَاۃُالْمَصَابِیح ۲/۲۵۰،حدیث:۵۲۱۱)

(4)دُنیامیں مسافربن کررہو

حضرت سَیِّدُنا عبدُ اللہ بن عمر رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُما سے روایت ہے:حُضُورِ پاک صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم نے میرے کندھے پکڑ کر ارشاد فرمایا:دُنیا میں ایک اجنبی اور مُسافر بن کر رہو۔حضرت سَیِّدُنا ابنِ عمر رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُما فرماتے ہیں:جب تُو شام کرے تو آنے والی صُبح کا اِنتظار مَت کر اور جب صُبح کرے تو شام کا انتظار نہ کر،حالتِ صِحّت میں بیماری کے لئے اور زندگی میں موت کے لئے تیّاری کرلے۔(بُخارِی،۴/۲۲۳،حدیث:۶۴۱۶)

(5)دشمنوں کارُعب جاتارہے گا

حضرت سَیِّدُنا ثَوبان رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ سے روایت ہے:مدینے کے سُلطان صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا:قریب ہے کہ اُمّتیں تم پر ایک دوسرے کو ایسی دعوت دیں جیسے کھانے والے اپنے پیالے کی طرف۔تو کوئی کہنے والا بولا:کیا اُس دن ہماری کمی کی وجہ سے ایسا ہو گا؟فرمایا:بلکہ تم اُس دن بہُت زیادہ ہوگے لیکن تم سَیلاب کے میل کی طرح ایک سیل بن جاؤ گے(تم سیلاب کے پانی پر تنکوں کی طرح بہہ جاؤ گے یعنی تمہارے اندر جرأت وشجاعت اور قُوّت ختم ہوجائے گی۔)اور اللہ پاک تمہارے دشمن کے دلوں سے تمہاری ہیبت(یعنی ڈر)نکال دے گا اور تمہارے دل میں سُستی اور کمزوری ڈال دے گا۔کسی کہنے والے نے عرض کی:یارسولَ اللہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم!"وَھْن"کیا چیز ہے؟فرمایا:دنیا کی محبّت اور موت سے ڈر۔(ابوداود،۴/۱۵۰،حدیث:۴۲۹۷)

(6) دنیا کی مَحبّت گناہوں کا سر ہے

حضرت سَیِّدُنا حُذَیْفَہ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ روایت کرتے ہیں: میں نے سرکارِ مدینہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم کو اپنے خطبے میں فرماتے سُنا: دُنیا کی مَحبّت تمام گناہوں کا سر ہے۔ (مِشْکَاۃُ الْمَصَابِیح، ۲/۲۵۰، حدیث: ۵۲۱۲)

(7) آخِرت کے مقابلے میں دُنیا کی حیثیت

حضرتِ سَیِّدُنا مُستَورِد بن شدّاد رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ سے مروی ہے: اللہ پاک کے مَحبوب صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے ارشاد فرمایا: اللہ پاک کی قسم! آخرت کے مقابلے میں دُنیا اتنی سی ہے جیسے کوئی اپنی اس اُنگلی کو سمندر میں ڈالے تو وہ دیکھے کہ اس اُنگلی پر کتنا پانی آیا۔ (مُسلِم، ص ۱۵۲۹، حدیث: ۲۸۵۸) حکیمُ الاُمَّت حضرت مفتی احمد یار خان رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ فرماتے ہیں: یہ بھی فقط سمجھانے کے لئے ہے۔ حیاۃُ الدُّنیا اور چیز ہے، حَیٰوۃٌ فِی الدُّنیا اور حیاۃٌ لِلدُّنیا کچھ اور یعنی دنیا کی زندگی، دنیا میں زندگی، دنیا کے لئے زندگی۔ جو زندگی دنیا میں ہو مگر آخرت کے لئے ہو دنیا کے لئے نہ ہو، وہ مبارک ہے۔ (مرآۃ المناجیح، ۷/۳)

(8) بھیڑ کا مرا ہوا بچّہ

حضرت سَیِّدُنا جابر رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ سے روایت ہے: رحمتِ عالَم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم بھیڑ کے مُردہ بچے کے پاس سے گزرے ارشاد فرمایا: تم میں سے کوئی یہ پسند کرے گا کہ یہ اسے ایک دِرہم کے عِوَض (بدلے) ملے؟ انہوں نے عرض کی: ہم نہیں چاہتے کہ یہ ہمیں کسی بھی چیز کے عِوَض (بدلے) ملے۔ تو ارشاد فرمایا: اللہ پاک کی قسم! دنیا اللہ پاک کے ہاں اس سے بھی زیادہ ذلیل ہے جیسے یہ تمہارے نزدیک۔ (مِشْکَاۃُ الْمَصَابِیح، ۲/۲۴۲، حدیث: ۵۱۵۷)

حکیمُ الاُمَّت حضرت مفتی احمد یار خان رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ فرماتے ہیں: یعنی بکری کا مردار بچّہ کوئی چار آنے میں بھی نہیں خرید تا کہ اس کی کھال بیکار اور گوشت وغیرہ حرام ہے، اسے کون خریدے! دنیا کے معنٰی ابھی عرض کر دیئے گئے، وہ یاد رکھے جاویں۔ صوفیائے کرام (رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہِمْ اَجْمَعِیْن) فرماتے ہیں: دنیا دار کو تمام جہان کے مُرشِد (ہدایت دینے والے) ہدایت نہیں دے سکتے، تَارِکُ الدُّنیا (دنیا کو چھوڑنے والے) دیندار کو سارے شیاطین مل کر گمراہ نہیں کر سکتے، دنیا دار دینی کام بھی کرتا ہے تو دنیا کے لئے اور دیندار دنیاوی کام بھی کرتا ہے تو دین کے لئے۔ (مرآۃ المناجیح، ۷/۳)

(9) دنیا مچھّر کے پر سے بھی ذلیل ہے

حضرت سَیِّدُنا سہل بن سعد رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ روایت کرتے ہیں: نبیِّ پاک صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا ارشاد عبرت بُنیاد ہے: اگر اللہ پاک کے نزدیک دُنیا کی حیثیت مچھر کے پَر کے برابر بھی ہوتی تو وہ اس دُنیا سے کسی غیر مسلم کو پانی کا ایک گُھونٹ بھی پینے کو نہ دیتا۔ (ترمِذی، ۴/۱۴۳، حدیث: ۲۳۲۷)

(10) عبادت سے دُوری کا وبال

حضرت سَیِّدُنا معقِل بن یسار رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ سے مروی ہے: رسولِ انور صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم ارشاد فرماتے ہیں: تمہارا ربِّ کریم ارشاد فرماتا ہے: اے ابنِ آدم! تُو خود کو میری عبادت کے لئے فارغ کر لے میں تیرے دِل کو بے پروائی سے اور تیرے ہاتھوں کو رِزق سے بھر دُوں گا۔ اے ابنِ آدم! تُو میری عِبادت سے دُوری اِختیار نہ کر (ورنہ) میں تیرے دِل کو محتاجی سے بھر دُوں گا اور تیرے ہاتھوں کو دُنیاوی کاموں میں مصروف کر دُوں گا۔ (مُسْتَدْرَک لِلْحَاکِم، ۵/۴۶۴، حدیث: ۷۹۹۶)

(11) دنیا کی محبت باعثِ نقصانِ آخرت ہے

حضرت سَیِّدُنا ابو مُوسیٰ اشعری رَضِیَ اللہُ عَنْہُ سے روایت ہے: رسولِ پاک صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم کا فرمانِ عبرت نشان ہے: جس نے دُنیا سے محبَّت کی وہ اپنی آخرت کو نقصان پہنچاتا ہے اور جس نے آخرت سے محبَّت کی وہ اپنی دنیا کو نقصان پہنچاتا ہے، تو تُم باقی رہنے والی (آخرت) کو فنا ہونے والی (دُنیا) پر ترجیح دو۔ (مُستَدرَک لِلْحَاکِم، ۵/۴۵۴، حدیث: ۷۹۶۷)

(12) ایک دن کی خوراک ہو تو۔۔۔۔۔

حضرت سَیِّدُنا عُبَیْدُ اللہ بن مِحصَن خَطْمی رَضِیَ اللہُ عَنْہُ سے روایت ہے: نبیِّ کریم صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم کا فرمانِ ذِیشان ہے: تم میں جس نے اِس حال میں صبح کی کہ اس کا دِل مطمئن، بدن تندرست اور اس کے پاس ایک دن کی خوراک ہو تو گویا اُس کے لئے دُنیا جمع کر دی گئی ہے۔

(ترمِذِیّ، ۴/۱۵۴، حدیث: ۲۳۵۳)

(13) دُنیا لعنتی ہے

حضرت سَیِّدُنا ابو ہریرہ رَضِیَ اللہُ عَنْہُ سے روایت ہے: حضورِ پاک صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم کا فرمانِ ذِیشان ہے: ہوشیار رہو! دُنیا لعنتی چیز ہے اور جو دُنیا میں ہے وہ بھی لعنتی ہے سِوائے اللہ پاک کے ذِکر کے اور اُس کے جو ربّ کریم کے قریب کر دے۔

(تِرْمِذِیّ، ۴/۱۴۴، حدیث: ۲۳۲۹ ملتقطا)

(14) اللہ پاک بندے کو دُنیا سے پرہیز کراتا ہے

حضرت سَیِّدُنا محمود بن لَبید رَضِیَ اللہُ عَنْہُ سے روایت ہے: نبیِّ کریم صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم کا فرمانِ عافیت نشان ہے: اللہ پاک اپنے بندے کو دُنیا سے اس طرح پرہیز کراتا ہے جس طرح تُم اپنے مریض کو کھانے اور پینے کی چیزوں سے پرہیز کراتے ہو۔ (شُعَبُ الْاِیمان، ۷/۳۲۱، حدیث: ۱۰۴۵۰)

(15)دِرہم کا بندہ لعنتی ہے

حضرت سَیِّدُنا ابوہریرہ رَضِیَ اللّٰہُ عَنۡہُ سے روایت ہے:رسولِ اکرم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیۡہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم کا فرمانِ عبرت نشان ہے:لعنتی ہے درہم و دِینار کا بندہ۔(ترمذی، ۱۶۶/۴، حدیث:۲۳۸۲)

(16)حُبِّ مال وجاہ کی تباہ کاری

حضرت سیّدُنا کعب بن مالک رَضِیَ اللّٰہُ عَنۡہُ کہتے ہیں:رسولِ انور صَلَّی اللّٰہُ عَلَیۡہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: دو بھوکے بھیڑیئے جنہیں بکریوں میں چھوڑ دیا جائے وہ اتنا نقصان نہیں پہنچاتے جتنا کہ مال اور عزّت کی لالچ انسان کے دین کو نقصان پہنچاتی ہے۔(ترمذی، ج۴ ص ۱۶۶ حدیث۲۳۸۳)

(17)دُنیا مومن کیلئے قید خانہ ہے

حضرت سیّدُنا ابو ہریرہ رَضِیَ اللّٰہُ عَنۡہُ نے کہا:نبیِّ کریم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیۡہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا:دنیا مؤمن کیلئے قید خانہ اور غیر مسلم کیلئے جنّت ہے۔(مُسلِم، ص ۱۵۸۲، حدیث:۲۹۵۶)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب!　　　صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

دنیا ریت کی طرح ہے!

پیاری پیاری اسلامی بہنو! آپ نے سنا کہ بیان کردہ احادیثِ مُبارَکہ میں دنیا سے مَحَبَّت کرنے والوں کی کیسی سخت مَذَمَّت (Condemnation) بیان کی گئی ہے، لہٰذا ہمیں چاہیے کہ ہم صرف دنیا کیلئے ہی نہ کوشش کرتی رہیں، آخرت کیلئے بھی نیکیاں جمع کریں کیونکہ دُنیا کی مثال ریت کی طرح ہے، ریت کی جتنی بھی بڑی مُٹھی بھرلی جائے آہستہ آہستہ ذَرّات کی صورت میں تمام ریت مُٹھی سے نکل ہی

جاتی ہے اور بالآخر مُٹھی خالی رہ جاتی ہے، ایسا ہی کچھ حال اس دھوکے باز دُنیا کا ہے۔

موت کو نہ بھولو

دنیا کے فتنوں سے خبر دار کرتے ہوئے حُجَّۃُ الْاِسْلام حضرت سَیِّدُنا امام محمد غزالی رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ ایک بُزرگ کے حوالے سے لکھتے ہیں: اے لوگو! اس فارغ وَقْت میں نیک عمل کرلو اور اللہ پاک سے ڈرتے رہو۔ اُمیدوں پر خوش مت ہو جاؤاور اپنی موت کو نہ بھولو۔ دنیا کی طرف مائل نہ ہو جاؤ۔ بے شک یہ دھوکہ دینے والی ہے، دھوکے کے ساتھ بن سنور کر تمہارے سامنے آتی ہے اور اپنی خواہشات کے ذریعے تمہیں فتنے میں ڈال دیتی ہے۔ دنیا اپنی پیروی کرنے والوں کیلئے اس طرح سجتی سنورتی ہے جیسے دُلہن سجتی ہے۔ دنیا نے اپنے کتنے ہی عشق کرنے والوں کو ہلاک کر دیا اور جنہوں نے اس سے اطمینان حاصل کرنا چاہا انہیں ذلیل ورُسوا کر دیا، لہٰذا اسے حقیقت کی نگاہ سے دیکھو کیونکہ یہ مصیبتوں سے بھرپور مقام ہے، اس کے پیدا کرنے والے نے اس کی مَذَمَّت کی، اس کا نیا پُرانا ہو جاتا ہے اور اسے چاہنے والا بھی مر جاتا ہے۔ اللہ پاک تم پر رحم فرمائے، غفلت سے بیدار ہو جاؤ اور اس سے پہلے نیند سے آنکھیں کھول لو کہ یوں اعلان کیا جائے: فلاں شخص بیمار ہے اور اس کی بیماری بہت زیادہ بڑھ چکی ہے، کیا کوئی دوا ہے؟ یا کسی ڈاکٹر تک جانے کی کوئی صورت ہے؟ اب تمہارے لیے حکیموں (اور ڈاکٹروں) کو بُلایا جاتا ہے، لیکن شفا ملنے کی اُمید ختم ہو جاتی ہے، پھر کہا جاتا ہے: فُلاں نے وَصِیَّت (Will) کی اور اپنے مال کا حساب کیا ہے۔ پھر کہا جاتا ہے: اب اس کی زبان بھاری ہو گئی، اب وہ اپنے بھائیوں سے بات نہیں کرتا اور پڑوسیوں کو نہیں پہچانتا، اب تمہاری پیشانی پر پسینہ آ گیا، رونے کی آوازیں آنے لگیں اور تمہیں موت کا یقین ہو گیا، تمہاری پلکیں بند ہونے سے موت کا گمان یقین میں بدل گیا، زبان کانپ رہی ہے، تمہارے بہن بھائی رو رہے

ہیں، تمہیں کہا جاتا ہے کہ یہ تمہارا فلاں بیٹا ہے، یہ فلاں بھائی ہے، لیکن تمہیں کلام کرنے سے روک دیا گیا ہے، تم بول نہیں سکتے، تمہاری زبان پر مہر لگ گئی جس کی وجہ سے آواز نہیں نکلتی، پھر تمہیں موت آگئی اور تمہاری رُوح اَعضاء سے پوری طرح نکل گئی، پھر اسے آسمان کی طرف لے جایا گیا، اس وَقْت تمہارے بھائی جمع ہوتے ہیں، پھر تمہارا کفن لاتے ہیں اور تمہیں غُسل دے کر کفن پہناتے ہیں۔اب تمہاری عیادت کرنے والے خاموش ہو کر بیٹھ جاتے ہیں، تم سے حسد کرنے والے بھی آرام پاتے ہیں اور گھر والے تمہارے مال کی طرف مُتَوَجِّہ ہو جاتے ہیں۔(احیاء العلوم، کتاب ذمّ الدنیا، بیان المواعظ فی ذم الدنیا وصفتها، ۲۶۰/۳ ملتقطاً)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

8مَدَنی کاموں میں سے ایک مَدَنی کام "انفرادی کوشش"

پیاری پیاری اسلامی بہنو! موت اور قبر و آخرت کی تیاری کا جذبہ پانے کے لئے عاشقانِ رسول کی مَدَنی تحریک دعوتِ اسلامی کے مَدَنی ماحول سے وابستہ ہو جائیے اور ذیلی حلقے کے 8 مَدَنی کاموں میں حصہ لے کر نیکی کی دعوت کی دھومیں مچا دیجئے۔ذیلی حلقے کے 8 مَدَنی کاموں میں سے ایک مَدَنی کام **"انفرادی کوشش"** بھی ہے۔آپ تمام اسلامی بہنوں کی بارگاہ میں مدنی التجا ہے کہ نئی نئی اسلامی بہنوں پر اِنفرادی کوشش کرتے ہوئے اِنھیں دعوتِ اسلامی کے مدنی ماحول سے مُنسلک کیجئے، مُعَلِّمَہ، مُبَلِّغَہ اور مُدَرِّسَہ بنا کر دعوتِ اسلامی کا مَدَنی کام بڑھائیے۔وہ اسلامی بہنیں جو پہلے آتی تھیں مگر اب نہیں آتیں، بالخصوص اُن پر اِنفرادی کوشش کر کے اُنہیں مَدَنی ماحول سے دوبارہ وابَستہ کیجئے۔ شیخِ طریقت، امیرِ اہلسنّت، بانیِ دعوتِ اسلامی حضرتِ علامہ مولانا ابو بلال محمد الیاس عطّار قادری رضوی ضیائی دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ ارشاد

فرماتے ہیں: دعوتِ اسلامی کا 99 فی صد مدنی کام انفِرادی کوشش سے ممکن ہے، اَلْحَمْدُ لِلّٰہ انفرادی کوشش کی برکت سے کئی اسلامی بہنیں دعوتِ اسلامی کے مدنی ماحول سے وابستہ ہو چکی ہیں آیئے! آپ کی ترغیب و تحریص کے لئے انفرادی کوشش کی ایک مدنی بہار پیشِ خدمت ہے چنانچہ

گناہوں کے دلدل سے کیسے نکلی؟

ایک اسلامی بہن کے بارے میں آتا ہے کہ دعوتِ اسلامی کے مہکے مہکے مدنی ماحول سے وابستہ ہونے سے قبل وہ فکرِ آخرت سے غافل تھیں۔ اس گناہوں بھری زندگی سے نجات کی ترکیب یوں بنی کہ کسی نے شیخِ طریقت، امیرِ اہلسنّت حضرت علّامہ مولانا ابوبلال محمد الیاس عطّار قادری رَضوی دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ کی مایہ ناز تالیف "فیضانِ سنّت" اور کچھ رسائلِ عطاریہ بطورِ تحفہ ان کے گھر بھجوا دیے۔ یوں انہیں "فیضان سنّت" پڑھنے کی سعادت حاصل ہوئی۔ آسان اور عشقِ رسول کی خوشبوؤں سے بھرپور اس تحریر نے گویا ان کے اندر ایک نئی روح پھونک دی۔ جس کی برکت سے ان کے اخلاق و کردار اور عمل میں دن بدن تبدیلیاں ہونے لگیں۔ مزید کرم یہ ہوا کہ کچھ اسلامی بہنوں کی انفرادی کوشش کی برکت سے انہیں دعوتِ اسلامی کا مدنی ماحول میسر آگیا، جس کی برکت یہ ظاہر ہوئی کہ انہیں اپنی گناہوں بھری زندگی سے توبہ کی توفیق نصیب ہوگئی اور وہ اپنی قبر و آخرت کی بہتری کے لیے سنّتوں بھری زندگی گزارنے میں مشغول ہو گئیں۔ امیرِ اہلسنّت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ کے فیوض و برکات حاصل کرنے لیے عطاریہ بھی بن گئیں۔ تادمِ تحریر علاقائی مشاورت کی ذمّہ دار کی حیثیّت سے دینِ متین کی خدمت کر رہی ہیں۔(انوکھی کمائی، ص 21)"اگر آپ کو بھی دعوت اسلامی کے مدنی ماحول کے ذریعے کوئی مدنی بہار یا برکت ملی ہو تو آخر میں ذمہ دار اسلامی بہن کو جمع کروادیں."

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب!　　　　صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

نیک اعمال کی اہمیت

پیاری پیاری اسلامی بہنو! افسوس! ہم فکرِ آخرت کرنے کے بجائے دنیا کی مَحَبَّت میں گم ہیں، اپنی زندگی پیسوں کے لین دین، خُوبصورت اور عالیشان محلّات میں گزارنا چاہتی ہیں، ذرا سوچئے تو سہی یہ چیزیں کب تک ہمارے کام آئیں گی؟ کیا یہ سب قبر میں ساتھ لے جائیں گی؟ کیا آخرت میں ان چیزوں کے بدلے نیکیاں مل جائیں گی؟ ہر گز نہیں! یہ بینک بیلنس، مال و دولت اور جائیدادو غیرہ سب اس دنیامیں رہ جائیں گے، قبر میں کچھ بھی نہ کام آئیں گے، وہاں اگر کام آئیں گے تو صرف **نیک اعمال** کام آئیں گے، منکر نکیر کے سُوالات میں کامیابی دلوائیں گے تو **نیک اعمال** دلوائیں گے، قبر کی گھبراہٹ میں سکون واطمینان کا سامان بھی **نیک اعمال** ہی کریں گے، قبر کی تنگی بھی **نیک اعمال** کی وجہ سے کشادگی میں تبدیل ہوگی، اندھیری قبر میں **نیک اعمال** ہی جگمگائیں گے، عذابِ قبر سے رکاوٹ بنیں گے تو **نیک اعمال** ہی بنیں گے اور صرف قبر کیا قبر کے بعد میدانِ محشر کی گرمی اور اس کی پیاس، پُلِ صراط پر کامیابی سے گزرنے، حساب وکتاب اور جہنم کے عذاب سے بھی ہمارے **نیک اعمال** ہی نجات دلائیں گے، اس لیے نیک اعمال کی فکر کیجئے۔ چنانچہ

تین قسم کے دوست

پیارے آقا صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے فرمایا: **مَیِّت کے ساتھ تین (3) چیزیں جاتی ہیں: (1) اس کے گھر والے (2) اس کا مال اور (3) اس کا عمل۔ پھر دو چیزیں واپس لوٹ آتی ہیں جبکہ ایک اس کے ساتھ باقی رہتی ہے۔ گھر والے اور مال لَوٹ آتے ہیں جبکہ اس کا عمل اس کے ساتھ جاتا ہے۔** (بخاری، کتاب الرقاق، باب سکرات الموت، ۲۵۰/۴، حدیث: ۶۵۱۴) جبکہ حضرت سیدنا ابو ہُریرہ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہ سے روایت

ہے: جب کوئی شخص مرجاتا ہے تو فرشتے کہتے ہیں: مَاقَدَّمَ یعنی اس نے آگے کیا بھیجا؟ اور لوگ پوچھتے ہیں: مَاخَلَّفَ یعنی اس نے پیچھے کیا چھوڑا؟ (شعب الایمان، باب فی الزھد و قصر الامل، حدیث: ۱۰۴۷۵، ۷/۳۲۸) یعنی مرتے وقت وارثین (مَیِّت کے مال کے حق دار) تو چھوڑے ہوئے مال کی فکر میں ہوتے ہیں کہ کیا چھوڑے جارہا ہے؟ اور جو فرشتے رُوح قَبْض کرنے (یعنی نکالنے) کے لیے آتے ہیں وہ اعمال و عقائد کا حساب لگاتے ہیں۔ (مرآۃ المناجیح، ۷/۴۹)

پیاری پیاری اسلامی بہنو! عقلمندی کا تقاضا یہی ہے کہ ہم دنیا اور اس کے سامان کی فکر چھوڑیں اور نیک اعمال کرنے میں مشغول ہو جائیں۔ جس مال و دولت کے لیے ہم زندگی صرف کرتی ہیں اس میں سے بھی صرف اتنا ہی ہمارا ہے جتنا ہم نے خرچ کر دیا۔ جو رہ گیا وہ ہمارا نہیں بلکہ حق داروں کا ہوگا۔ یاد رکھئے! اس پیسے نے کسی سے وفا نہیں کی، یہ واقعی ہاتھوں کا میل ہے، بالفرض اگر زندگی میں کروڑوں اربوں روپے جمع کر بھی لیے جائیں تب بھی ہم صرف اتنا ہی استعمال کر سکتی ہیں جتنا ہم کر سکیں۔ یوں سمجھئے! جیسے کسی کو خوب بھوک لگی ہو، سامنے بریانی کی دیگ پک رہی ہو، بریانی کی بھینی بھینی خوشبو دل و دماغ کو اپنی طرف کھینچ رہی ہو، دل اس کی طرف مائل ہو، دل کر رہا ہو گا کہ ساری کی ساری دیگ کھالی جائے مگر دو تین پلیٹیں کھانا کھانے کے بعد مزید کھانے کی گُنجائش نہیں رہتی۔ بسا اوقات ایسا بھی ہوتا ہے کہ پیٹ بھر جاتا ہے مگر دل نہیں بھرتا، دل کر رہا ہوتا ہے کہ اور کھائیں، بہت لذیذ بنا ہوا ہے مگر کھاتی نہیں ہیں، اس لئے کہ مزید کھانے کی گنجائش ہی نہیں رہتی، پیٹ بھر گیا ہے تو مزید کیسے کھایا جائے گا، بالکل اسی طرح اگر ہم بالفرض کروڑوں اربوں روپے جمع کرلیں مگر ان میں سے اتنا ہی کھائیں گی جتنے سے پیٹ بھرے گا۔ اسی طرح کپڑا بھی اتنا ہی استعمال کیا جائے گا جتنے سے ایک سوٹ بن جاتا ہے، الغرض دنیوی مال و دولت کے ڈھیر بھی جمع کر لئے جائیں تب بھی استعمال اتنا ہی کر پائیں گی جتنا ہم کر سکتی ہیں، باقی

سب کا سب دُنیا میں رہ جائے گا۔ جیسا کہ

حدیثِ پاک میں ہے، نبیِ کریم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: بندہ میرا مال میرا مال کہتا رہتا ہے حالانکہ اس کے مال کے صرف تین (3) حصے ہیں: ایک وہ جو کھا کر ختم کر دیا دوسرا وہ جو پہن کر پُرانا کر دیا اور تیسرا وہ جو کسی کو (راہِ خدا میں) دیا اور جمع کر لیا۔ اور اس کے علاوہ جو کچھ ہے سب ختم ہو جانے والا ہے اور اسے دوسرے لوگوں کے لئے چھوڑنے والا ہے۔

(مسلم، کتاب الزھد والرقائق، باب الدنیا سجن للمؤمن وجنة للکافر، ص ۱۲۱۰، حدیث: ۷۴۲۰)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

مجلس مدنی عطیات بکس

پیاری پیاری اسلامی بہنو! اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عاشقان رسول کی مدنی تحریک دعوتِ اسلامی دنیا بھر میں مسلمانوں کو نیکی کے کاموں کی طرف گامزن کر رہی ہے اور دعوتِ اسلامی کے تحت تقریباً 107 شعبہ جات قائم ہیں، ان میں سے ایک شعبہ "مجلس مدنی عطیات بکس" بھی ہے، اس مجلس کی اسلامی بہنوں کا کام نئے مَدَنی عطیات بکس لگوانا، گھریلو صدقہ بکس مکتبۃ المدینہ کے بستوں پر رکھوانا، گھریلو صدقہ بکس کی رجسٹریشن بڑھانا، انفرادی کوشش کر کے مَدَنی عطیات بڑھوانا اور جن کی طرف سے زیادہ مَدَنی عطیات جمع ہوں اُن کی حوصلہ افزائی کرنا اور نہ کھلنے والے مدنی عطیات بکس بَر وقت کھلوانا ہے۔ اللہ پاک دعوت اسلامی کی تمام مجالس کو برکتیں عطا فرمائے۔ اٰمین بِجاہِ النَّبِیِّ الْاَمین صَلَّی اللّٰہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

پیاری پیاری اسلامی بہنو! بیان کو اِختتام کی طرف لاتے ہوئے سنّت کی فضیلت اور چند آداب بیان

کرنے کی سَعادت حاصِل کرتی ہوں۔ شَہَنْشاہِ نُبُوَّت، مُصْطَفٰے جانِ رحمت، صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا فرمانِ جنّت نشان ہے: جس نے میری سنّت سے مَحَبَّت کی اُس نے مجھ سے مَحَبَّت کی اور جس نے مجھ سے مَحَبَّت کی وہ جنّت میں میرے ساتھ ہو گا۔ (1)

بات چیت کرنے کی سنتیں اور آداب

آیئے! شیخِ طریقت، امیرِ اہلسنّت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ کے رسالے "**101 مَدَنی پھول**" سے بات چیت کرنے کی سنّتیں اور آداب سُنئے: ☆ مسکرا کر اور خندہ پیشانی سے بات چیت کیجئے۔ ☆ اسلامی بہنوں کی دلجوئی کی نیّت سے ان کے ساتھ مُؤدَّبانہ لہجہ رکھئے۔ ☆ چلّا چلّا کر بات کرنے سے حد درجہ احتیاط کیجئے۔ ☆ چاہے ایک دن کا بچّہ ہو اچّھی اچھی نیّتوں کے ساتھ اُس سے بھی آپ جناب سے گفتگو کی عادت بنایئے۔ آپ کے اخلاق بھی اِنْ شَآءَ اللہ عمدہ ہوں گے اور بچّہ بھی آداب سیکھے گا۔ ☆ بات چیت کرتے وقت پردے کی جگہ ہاتھ لگانا، انگلیوں کے ذَرِیعے بدن کا میل چُھڑانا، دوسری اسلامی بہنوں کے سامنے بار بار ناک کو چھونا یا ناک یا کان میں انگلی ڈالنا، تھوکتے رہنا اچھی بات نہیں۔ ☆ جب تک کوئی اسلامی بہن بات کرے، اطمینان سے سنئے، بات کاٹنے سے بچئے نیز دورانِ گفتگو قہقہہ لگانے سے بچئے کہ قہقہہ لگانا سنت سے ثابت نہیں۔ بات کرتے وقت ہمیشہ یاد رکھئے کہ زیادہ باتیں کرنے سے ہیبت جاتی رہتی ہے۔ ☆ کسی اسلامی بہن سے جب بات چیت کی جائے تو اس کا کوئی صحیح مقصد بھی ہونا چاہیے اور ہمیشہ اس کے ظرف اور اس کی نفسیات کے مطابق بات کی جائے۔ ☆ بدزبانی اور بے حیائی کی باتوں سے ہر وقت پرہیز کیجئے، گالی گلوچ سے اجتناب کرتی رہئے اور یاد رکھئے کہ کسی مسلمان کو بِلا اجازتِ شَرعی گالی دینا حرامِ قَطعی ہے۔ (فتاوٰی رضویہ، ۲۱/۱۲۷) اور بے

---

1 … مشکاۃ المصابیح، کتاب الایمان، باب الاعتصام بالکتاب والسنۃ، ۱/۹۷، حدیث: ۱۷۵

www.dawateislami.net

حیائی کی بات کرنے والے پر جنّت حرام ہے۔

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد